Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۷ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ۲۸ احسان ۱۳۷۲ہش ۲۸ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۵

دعا تریاق ہے

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا بُرا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ملک میں رزق حلال کے حق میں جہاد کریں

خوف خدا کے بغیر جرائم کو نہیں روکا جا سکتا اسکے لئے دنیا کو خدا کی طرف واپس آنا ہوگا

رزق حرام کے نتیجے میں قومیں اور ان کی سیاستیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ جو ۱۴ مئی کو بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ اور پہلی بار ماسکو ریڈیو کے ذریعے براہ راست دنیا بھر میں نشر کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۴ مئی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ رزق حرام کے نتیجے میں قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کی سیاستیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرائم سے باز رکھنے کے لئے خدا کا خوف دلوں میں پیدا کرنا ضروری ہے۔ خدا کا انکار کرنے والے جتنا مرضی زور مار لیں وہ جرائم سے نہیں بچ سکتے جب تک وہ خدا کی طرف واپس نہیں آئیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ معاشرے کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر یہ معاشرہ تباہ ہو گیا تو احمدی بھی نہیں بچیں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ میں یہ ارشادات فرمائے۔ یہ خطبہ ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے کے علاوہ پہلی بار ریڈیو ماسکو کے ذریعے دنیا بھر میں شارٹ ویو ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ بینڈ پر بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ رزق حلال کا انسانی معاشرہ سے گہرا تعلق ہے۔ معاشرہ مذہب کا قائل ہو یا نہ ہو اگر رزق حلال معاشرے سے ختم ہو جائے اور حرام کی طلب بڑھ جائے تو وہ معاشرہ ضرور ذلیل و رسوا ہوگا۔ اس کی مثال بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشتراکیت کے معاشی نظام کا ذکر فرمایا کہ اس کی بنیاد خدا کے انکار پر رکھی گئی تھی۔ چونکہ اس میں رزقِ حلال کا تصور ہی مٹا دیا گیا تھا۔ اور اگر معاشیات سے خدا کا تصور نکال دیں تو ایسی سوسائٹی حرام کھانے پر منتج ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ معاشی نظام آخر کار تباہ و برباد ہو کر رہ گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حلال کے ساتھ ساتھ طیب کھانا کھانے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ بعض اوقات ایک چیز حلال ہوتی ہے۔ لیکن وہ لسی ہوئی یا بدبودار ہوتی ہے یا معدہ اسے قبول نہیں کرتا تو وہ طیب نہیں رہتی۔ بعض لوگوں کو بعض چیزوں سے الرجی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کے لئے ایسی چیز طیب نہیں ہے۔ بعض علاقے کے لوگوں کو بعض چیزوں سے کراہت آتی ہے ایسی چیز بھی طیب نہیں۔ حضور نے اپنی مثال بیان فرمائی کہ مغرب کے لوگ کچے گھونگے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ ایک بار کالج کے زمانے میں میں نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو مجھے سخت ابکائی آگئی۔ اب جو کھا لیتے ہیں ان کے لئے یہ حلال بھی ہے اور طیب بھی۔ دوسروں کے لئے نہیں۔ اس ضمن میں ایک اور مثال حضور ایدہ اللہ نے یہ بیان فرمائی کہ اب وسیع تجارب سے یہ ثابت ہوا کہ اکثر بچوں کو دمے کی بیماری بچپن میں مالٹے کا جوس پینے سے ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کے لئے یہ جوس طیب نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ عمر کے لحاظ سے ایک وقت ایک چیز طیب ہے اور دوسرے وقت نہیں ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ وہ چیز کھاؤ جس کو تمہارا نفس قبول کرتا ہے۔ اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو معاشرہ اچھا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ رزق جو رشوت سے، چور بازاری سے، کسی پر ظلم کر کے، کسی کا مال غصب کر کے، دھوکہ سے یا بددیانتی سے حاصل کیا جائے۔ ان میں خدا کی رضا شامل نہیں ہوتی۔ حلال سے مراد ایسا رزق ہے جو خدا کی تعلیم کے خلاف نہ ہو۔

حضور نے فرمایا۔ آج دنیا کے اکثر ممالک میں قومی مال کھانے کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ مغرب میں بڑی بڑی کمپنیاں بھی اس میں ملوث ہیں۔ یہ صرف مشرق کا معاملہ نہیں وہاں تو حرام مال کو ماں کے دودھ کی طرح سمجھا جاتا ہے، اب تو مغرب بھی اس برائی میں ملوث ہو گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ آج امیر ممالک میں اقتصادی آزمائش کا دور شروع ہو چکا ہے۔ یہاں پر فرضی اور خیالی معیار زندگی بنا کر پھر اسے اونچا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ معیار

مسلسل صفحہ ۲ پر

اسیران راہِ مولیٰ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ ساہیوال کیس کے اسیران کی اسیری کو نو سال ہو رہے ہیں۔ ان میں مربی سلسلہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب بھی شامل ہیں۔ ان کے بیٹے عزیز خالد الیاس کی صحت یابی اور ذہنی و جسمانی ترقیات کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

زندگی کھوکھلا ہوتا ہے ۔ کیونکہ اسے اقتصادیات سہارا نہیں دے سکتی۔ ایسا معیار زندگی گر جاتا ہے ۔ اور اس کے نتیجے میں اخلاق منہدم ہو جاتے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۔ کہ اب مغربی ممالک ایسے دور میں داخل ہو گئے ہیں کہ ان کی اقتصادی ترقی ایک بار رُکے گی اور پھر تنزل کا شکار ہو جائے گی ۔ اس نظام کو کئی چیلنج در پیش ہیں ۔ جن میں تازہ چیلنج وہ ہے جو سابق اشتراکی دنیا کی طرف سے اُٹھ رہا ہے ۔ پھر تیسری دنیا ہے جن میں خرید کی طاقت ہی کم ہو گئی ہے ۔ اور اب مغرب کا یہ حال ہے کہ جب اقتصادی معیار قائم نہیں رہتا تو اسے قائم رکھنے کی خاطر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں ۔ اور قتل و غارت ہوتی ہے ۔ امریکہ جیسے ملک میں دس دس ڈالر کے لئے قتل ہو جاتے ہیں ۔ ایک شخص کو قتل کیا گیا اور بعد میں دیکھا تو پتہ چلا کہ اس کے پاس صرف دس ڈالر تھے ۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ جب ایک بار قبل از امامت میں امریکہ گیا تو مجھے دوستوں نے مشورہ دیا کہ جیب میں کم از کم سَو دو سَو ڈالر ضرور ہونے چاہئیں تا کہ جب بھی حملہ ہو فوراً نکال کر دے دیئے جائیں ۔ ورنہ حملہ آور جان لینے سے دریغ نہیں کرے گا ۔ حضور نے فرمایا ۔ کہ مَیں نے پہلے یہ واقعہ بیان کیا تھا کہ مَیں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلّی دی کہ مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا لیکن ایسا ہر کسی کے ساتھ تو نہیں ہوتا اور یہ قومیں اپنا معیار زندگی بلند رکھنے کی خاطر جرم پہ آمادہ ہو جاتی ہیں ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ رزق کمانے کے لئے قانون نہ توڑنا جس معاشرے میں رہتے ہو اس کے قوانین کے مطابق عمل کرو گے تو روحانی قدروں کی بھی حفاظت ہوگی ۔ اور جسمانی قدروں کی بھی ۔ اگر آج کا انسان صرف اس نصیحت کو پکڑ لے تو دنیا بھر کی قوموں میں حیرت انگیز انقلاب آ جائے اور انسان حقیقتاً امن کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دے ۔ مگر دنیا میں ان باتوں کو قبول کرنے کا رجحان ہی نہیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب اللہ کا نام بیچ میں نہ رہے تو خود غرضی لائحہ عمل بنواتی ہے اور پھر انسان جو فیصلہ کرتا ہے وہ انارکی کا قانون کہلاتا ہے اور اخلاقی اور قومی بدامنی گھریلو بدامنی میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ۔ کہ غور کیا جائے تو انسان کو ہر قدم اٹھاتے ہوئے دو راستے نظر آتے ہیں ایک شیطان کا راستہ اور دوسرا اللہ کا راستہ ۔ آج کا انسان صبح اٹھتا ہے تو دولت کمانے کے گھٹیا اور کمینے طریق سوچنا شروع کر دیتا ہے ۔ بڑے لوگ بڑی بڑی بد دیانتیاں سوچتے ہیں اور چھوٹے لوگ معمولی معمولی باتوں میں شیطان کے پیچھے لگ کر پیسہ کمانے کے طریق اختیار کرتے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زیادہ خرابی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب قوم کے لیڈر بھی انہی باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں ۔ تیسری دنیا کے ممالک میں سیاست کا مقصد دولت حاصل کرنا بن گیا ہے ۔ اُس کے نتیجے میں ایک کے بعد دوسری بد دیانت حکومتیں آتی ہیں ۔ جو بھی اقتدار میں آتا ہے وہ سابقہ حکومت کو بد دیانت قرار دیتا ہے اور ایک ایک پائی واپس لینے کا اعلان کرتا ہے ۔ لیکن یہ پیسہ کبھی بھی واپس نہیں لیا جاتا ۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی انہی طریق کو اختیار کرتے ہیں ۔ صرف عوام الناس کو بتانے کے لئے سارا زور لگایا جاتا ہے کوئی محاسبہ نہیں ہوتا ۔ اور اگر ہوتا ہے تو بے نتیجہ رہتا ہے ۔ اور اس رزق حرام کے نتیجہ میں قومیں اور انکی سیاستیں تباہ ہو جاتی ہیں ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تنبیہہ فرمائی ہے کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے ۔ اور صرف اور صرف خدا تمہارا دوست ہے ۔ جو اس کھلے دشمن کی باتوں میں آ جائے وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے ۔ مارا جاتا ہے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ رجحانات تو اب عالمی طور پہ وسیع ہو گئے ہیں ۔ ان لیڈروں کو چننے والے بھی بد دیانت ہو گئے ہیں ۔ جو نظام ہے وہ بھی بد دیانت ہے ۔ ووٹوں کی قیمت پڑتی ہے جس نے پیسے لے کر ووٹ دینے ہیں اسے اس سے کیا غرض ہے کہ اس کا لیڈر دیانت دار ہے یا نہیں ۔ چنانچہ پھر ہارس ٹریڈنگ ہوتی ہے ۔ کچھ سیاستدان اِدھر سے خرید کر اُدھر ڈال دیئے جاتے ہیں ۔ اور کچھ اُدھر سے خرید کر اِدھر ڈال دیئے جاتے ہیں ۔ جب یہ حالت ہو جائے تو سارا معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۔ کہ پچھلے خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ مغرب میں جب بچے بالغ ہوتے ہیں تو ان کے اساتذہ اور ان کا معاشرہ ان کو بتاتا ہے کہ اب تم قید سے آزاد ہو گئے ہو ۔ جو دل میں آئے کرو ۔ اگر تم خود کو روکو گے تو نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاؤ گے ۔ قانون تمہیں حق دیتا ہے کہ تم مذہب اخلاق اور ماں باپ کے خلاف بغاوت کرو ۔ ساتھ ہی ملکی قانون انہیں متنبہ کرتا ہے کہ اگر تم نے ملکی قانون توڑا تو تمہیں زیادہ سزا ملے گی کیونکہ پہلے تم بچے تھے اب تم بڑے ہو ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۔ یہ عجیب منافقانہ اور متضاد طرز عمل ہے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ لوگ اس اہم چیز کو بھلا دیتے ہیں کہ دنیا کے قانون پر عمل درآمد کے لئے بھی خوف خدا کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر قانون پر عمل سے خدا کا خوف نکال دیا جائے تو انسان قانون توڑنے سے نہیں رک سکتا ۔ ہر مجرم قانون توڑنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا ۔ اب اگر اس کے دل میں خدا کا خوف نہ ہو تو قانون کا احترام ختم ہو کر رہ جائے گا ۔ اسی لئے بے خدا سوسائٹیاں ہمیشہ قانون سے دُور اور بدی پہ دلیر ہوتی ہیں ۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ انسان دنیا کے قانون سے تو بھاگ سکتا ہے ۔ مگر خدائی قانون سے بھاگ کر کہاں جائے گا ۔ خدا تو ہر جگہ ہے اور اگر خدا کا قانون توڑا جائے تو یہ قانون خود اپنے بدلے لیتا ہے نہ امریکہ اس سے بچا ہے نہ انگلستان اور نہ جرمنی ۔ مشرقی قومیں تو سر سے پاؤں تک ان سزاؤں میں جکڑی پڑی ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان خدا سے ہمیشہ ڈرتا رہے ۔ جرائم سے بچنے کے لئے خدا کا خوف ضروری ہے ۔ خدا کا انکار کرنے والے جتنا چاہیں زور ماریں اگر وہ خدا کی طرف واپس نہیں آئیں گے تو جرائم سے نہیں بچ سکیں گے ۔

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ جو شدید گرمی میں پڑے زور و شور سے خطبہ سننے ڈش انٹینا کے مرکز پر آتے ہیں ، مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ سلسلہ ابتدائی زور و شور کے بعد کم نہ ہو جائے مگر ربوہ اور دوسرے شہروں سے آنے والے احمدیوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ سلسلہ بڑھ رہا ہے ۔ احمدیوں کی تو عید ہو گئی ہے ۔ سب لوگ بڑے شوق سے خطبہ سننے آتے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستانی احمدیوں کو فرمایا کہ اگر آپ لوگوں نے رزق حلال کے حق میں جہاد نہ کیا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اور ایسا کر سکے ۔ یہ فساد تو خشکی اور تری میں پھیل چکا ہے ۔ ایسی حالت میں ان قدروں کی حفاظت کا کام حضرت بانی سلسلہ کی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے ۔ اگر آپ نے اپنے معاشرے کو تباہی سے بچانے کی کوشش نہ کی تو یہ معاشرہ تو تباہ ہو گا ہی ، آپ بھی ساتھ تباہ ہو جائیں گے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب وہ وقت تو نہیں رہا کہ جب جماعت احمدیہ میں ایک بھی فرد ڈھونڈنے سے بد دیانت نہیں ملا کرتا تھا ۔ مَیں بڑی تکلیف سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ احمدیوں میں بھی بد دیانتی داخل ہونا شروع ہو گئی ہے ۔ اب وقت ہے کہ اس کا علاج کیا جائے ۔ اگر بیماری بڑھ جائے تو علاج بے کار ہو جایا کرتے ہیں ۔

حضور نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے بتایا کہ یہ جماعت اس لئے قائم کی گئی ہے کہ یہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور خدا کی طرف توجہ کریں ۔ آپ نے دنیا کو بچانا ہے ۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو اور کوئی نہ کرے گا ۔ اور یہ کام اخلاقی قدروں اور روحانی قدروں کی بحالی کے بغیر ممکن نہیں ہے ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ قریباً دس پندرہ سال قبل ایک دفعہ شیخوپورہ میں چوہدری انور حسین صاحب کے گھر ضلع کے چوٹی کے سیاستدان جمع تھے اور انہی باتوں پر بحث ہو رہی تھی ۔ ایک غیر از جماعت معزز سیاستدان نے کھڑے ہو کر کہا کہ آخر اس صورت حال سے نجات کیسے حاصل ہو گی ؟ اس نے کہا کہ شائد آپ حاضرین کو یہ بات بُری لگے مگر مَیں سچی بات کہنا چاہتا ہوں کہ صورتِ حال کی اصلاح کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ یہ ملک دس سال کے لئے احمدیوں کو ٹھیکے پر دے دیا جائے ۔

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۱۹۔ جون ۱۹۹۳ء

جب بھی مجھ سے ملیں میں انہیں کھلے بانہوں کے ساتھ ملوں گا۔ صدر مملکت نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے مسٹر شریف

The President speaks

In an exclusive interview with this newspaper, President Ghulam Ishaq Khan said on Thursday that he was willing to meet Prime Minister Nawaz Sharif and that "whenever he calls, I will receive him with open arms". He also said that he had never set any pre-conditions for burying the hatchet with Mr Sharif, because "the President and the Prime Minister are both integral parts of the system and they could not do without each other". With regard to the Supreme Court's judgement, which struck down his order to dissolve the National Assembly, President Ishaq said, "the dissolution is behind us," and that "it should not come in the way of normal relations". He pointed out that other than the fact that since the restoration of the Assembly he and the Prime Minister had not met, it was business as usual. "The Prime Minister Secretariat sent me the proposal for the present session of the National Assembly, which I duly endorsed. Again, when I received the summary for the appointment of an Acting Chief Justice of the Supreme Court during the absence of the Chief Justice of Pakistan, I readily approved it."

The President was, however, firm on his stand on the Eighth Amendment, which he said could only be repealed through the procedure laid down in the Constitution. He was categoric in stating that for as long as he was the President he will defend the Constitution and will not tolerate any "irregularities and corruption."

The President has spoken at a time when an impression has gained ground that after the Assembly's restoration, the continuing clash between occupants of the country's two top offices is seriously affecting the functioning of the political system. Government supporters ofcourse readily pin the blame for the existing political chaos on the President, who they say has taken the path of revenge. The President, by showing his unqualified willingness to work with the Prime Minister, has sought to dispel this impression. Infact his remarks are meant to indicate that he has no problem co-existing with them. This has also thrown the ball in the government's court; they now have to respond one way or the other to the President's remarks, at the very least to test how serious his offer of co-habitation is.

Another important point the President made in his interview concerns his role in the post-restoration period. Since the dissolution order was struck down by the highest court of the land, the President has faced a barrage of criticism from different quarters. Moreover, many in the government camp have started to discount the office of the President as an important, integral part of the existing political dispensation. A stickler for constitutional nuances, Ghulam Ishaq Khan has made it plain that for as long as the present constitution remains in force, the President is an important part of the political system and has certain specific functions to perform and a role to play.

The News International, Saturday, June 19, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل ۱۹ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریے میں کہتا ہے۔

اس اخبار کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں جمعرات کے روز صدر غلام اسحٰق خان نے کہا کہ وہ وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ اور کہ وہ کے ساتھ جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے کبھی شرائط عائد نہیں کیں۔ کیونکہ صدر اور وزیر اعظم دونوں "سسٹم" کے ضروری جزو ہیں اور وہ ایک دوسرے کے بغیر کام نہیں کر سکتے۔ جہاں تک سپریم کورٹ کے فیصلے کا تعلق ہے جس میں قومی اسمبلی کی تحلیل کے حکم کو ختم کر دیا تھا۔ صدر اسحاق نے کہا کہ تحلیل پیچھے رہ گئی ہے (ماضی کی بات ہے) انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سوائے اس کے کہ جب سے اسمبلی بحال ہوئی ہے وہ اور وزیر اعظم آپس میں ملے تو نہیں ہر کاری کام معمول کے مطابق ہوتے رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے سیکرٹریٹ نے مجھے قومی اسمبلی کے موجودہ سیشن کی تجویز بھیجی جسے میں نے منظور کر لیا۔ اس کے علاوہ جب مجھے ایکٹنگ چیف جسٹس سپریم کورٹ کے متعلق سمری ملی تو چونکہ چیف جسٹس آف پاکستان کی عدم موجودگی میں کسی شخص کو ایکٹنگ چیف جسٹس ہونا تھا۔ میں نے فوری طور پر اسے منظور کر لیا۔

البتہ صدر مملکت اس بات پر مضبوطی سے قائم ہیں کہ آٹھویں ترمیم کو صرف اسی طریق سے ختم کیا جا سکتا ہے جو دستور میں درج ہے۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ یہ بات بیان کی کہ جب تک وہ صدر مملکت ہیں وہ دستور کا دفاع کریں گے اور کسی بے قاعدگی اور کرپشن کو برداشت نہیں کریں گے۔

صدر مملکت نے یہ باتیں ایسے وقت میں کہی ہیں جبکہ یہ تاثر زیادہ مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑ رہا تھا کہ قومی اسمبلی کی بحالی کے بعد ملک کے سب سے بڑے دو عہدیداروں کا آپس میں جھگڑا جاری ہے۔ اور یہ سیاسی نظام میں خلل انداز ہو رہا ہے جو لوگ حکومت کے حامی ہیں وہ اس الزام کو صدر کے سر تھوپتے ہیں۔ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اب وہ انتقام کی راہ پر چل رہے ہیں۔ صدر مملکت نے وزیر اعظم کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کی غیر مشروط رضامندی کا جو اظہار کیا ہے اس سے یہ تاثر دُور ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر مملکت کے ریمارکس اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ یعنی وزیر اعظم کے ساتھ مل کر رہنے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس انٹرویو کے ذریعے انہوں نے معاملہ حکومت کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اب ان کا کام ہے کہ وہ جس طرح بھی چاہیں صدر مملکت کے ریمارکس کا جواب دیں۔ کم از کم یہ اس لئے تو کیا جائے کہ پتہ چلے کہ کیا واقعی یہ سنجیدہ پیش کش ہے کہ دونوں اکٹھے کام کر سکتے ہیں۔

صدر مملکت نے ایک اور نہایت اہم نکتہ جو انہوں نے اپنے انٹرویو میں اٹھایا ہے وہ اسمبلی کی بحالی کے بعد کے الزام سے تعلق رکھتا ہے۔ جب اسمبلی کی تحلیل کا حکم ملک کی سب سے بڑی عدالت نے ختم کر دیا تو صدر مملکت پر مختلف حلقوں کی طرف سے بہت زیادہ تنقید کی جاتی رہی ہے اس کے علاوہ حکومت کے بہت سے لوگوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ صدر مملکت کا عہدہ کوئی ایسا ضروری بھی نہیں ہے اور موجودہ سیاسی نظام میں اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ایم اسحاق خان نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ جب تک موجودہ دستور موجود ہے صدر مملکت سیاسی نظام کا ایک اہم حصہ ہیں اور بعض معاملات ایسے ہیں کہ ان کے متعلق اس نے فیصلے بھی کرنے ہیں اور ایک کردار بھی ادا کرنا ہے۔

شذرات

کشمیری احتجاج

لندن سے کشمیر میڈیا سروس نے اطلاع دی ہے کہ کشمیر کونسل برائے انسانی حقوق، برٹش پارلیمنٹری انسانی حقوق گروپ اور کشمیر واچ کے ساتھ مل کر ایک ہفتے کی عالمی مہم جاری کرنیوالی ہے۔ تاکہ کشمیر کے قیدیوں کی طرف عالمی برادری کو توجہ دلائی جا سکے۔ اور یہ لوگ ضمیر کے قیدی ہیں۔ ان میں مسٹر شبیر احمد شاہ شامل ہیں۔ ایک پریس کانفرنس کے موقع پر جو برٹش پارلیمنٹ کے احاطے میں منعقد کی جائے گی۔ اور جس سے پارلیمنٹ کے بعض ممبر خطاب کریں گے۔ جن میں لارڈ ایوبری بھی شامل ہوں گے۔ یہ لارڈ ایوبری برٹش پارلیمنٹری انسانی حقوق گروپ کے چیئرمین ہیں۔

اسکے بعد ہندوستانی ہائی کمیشن لندن کے باہر مظاہرہ کیا جائے گا۔ اور اقوام متحدہ اور برطانوی وزیر اعظم کے دفتر میں یادداشتیں پٹیشنز کے رنگ میں پیش کی جائیں گی۔ ہفتہ بھر کی یہ مہم لندن اور ویانا میں جاری رکھی جائے گی۔ جہاں ہزاروں کشمیری ضمیر کے قیدیوں کی طرف

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیل الدین عالی ——— بشکریہ روزنامہ جنگ

جناب مالک رام صاحب

مالک رام صاحب اردو کے آدمی تھے اور ان کی بیشتر تصانیف ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی متعارف اور معروف ہیں۔ ویسے وہ ایک طرح "ہمارے" آدمی بھی تھے۔ ولادت موضع پھالیہ "ضلع گجرات" (۱۹۰۶ء) انتقال نئی دہلی (۱۹۹۳ء) قیام ملازمت کے سلسلے میں بیرون ہند بہت رہا۔ تقسیم کے بعد نئی دہلی ہی میں ٹھہر گئے تھے۔ حالانکہ میں نے ان سے عرض کیا کہ تقسیم ہند کے فسادات اپنی جگہ، آپ کی اردو کے وہ وہ نسبتیں ہیں کہ اگر پاکستان میں قیام کرتے تو کراچی لاہور پورا پاکستان آپ کو سر آنکھوں پہ بٹھاتا۔

۴۱-۱۹۴۲ء میں مجھے حضرت سائل دہلوی کی خدمت میں زیادہ وقت گزارنے کا موقع ملا کیونکہ رشتہ دار ہونے کے علاوہ میں ان کا اعزازی کاتب (سیکرٹری) بھی ہو گیا تھا۔ میں انٹر میں پڑھتا تھا۔ ان کی بینائی جا رہی تھی۔ ان کی خط و کتابت کئی اعزازی کاتب کرتے تھے۔ برادرم انوار دہلوی (اب نہ جانے کہاں ہیں) پنڈت رتن ناتھ خار دہلوی پنڈت من موہن ناتھ گلزار نظامی دہلوی ...کئی شاگرد اور میں فخر شاگردی سے محروم مگر بڑا لاڈلا "چہیتا بھتیجا"... (ان پر میرا خاصا تفصیلی خاکہ کئی بار چھپ چکا ہے) اس زمانے میں کہ جنگ کے سبب بیرونی ڈاک بڑا وقت لیتی تھی ایک لیٹر پیڈ پہ خاصے طویل خط آتے تھے۔ سر خط پہ چھپا ہوا ہوتا "مالک رام بوریجہ" اس وقت مالک رام صاحب (غالباً قاہرہ) میں تعینات تھے۔ غالب کی مہروں پر کام کر رہے تھے (بعد میں "غالب کی مہریں" شائع بھی ہوئی جو غالب کے ذہنی رجحان و ارتقا کی بڑی دلچسپ کہانی ہے) ان کے سوالات اور سائل صاحب کے جوابات نے مجھے احوال غالب سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے پر آمادہ کیا۔ ملاقات کب ہوئی۔ ۱۹۸۲ء میں جب میں کسی ادبی دورے پر پہلی بار ہندوستان گیا۔ ان سے ملاقاتیں ۱۹۸۲ء کے بعد، چند ہی ہوئیں ۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۰ء پانچ دورے دہلی کے ہوئے ہیں ہر مرتبہ ایک بار ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور بہت کچھ سیکھ کر آتا۔ خط و کتابت رہی مگر زیادہ نہ رہی لیکن! انہیں پڑھا خاصا ہے... اور وہ ایک نہایت ہی "یادگار" قسم کی شخصیت لگتے ہیں مالک رام صاحب کے علمی کارنامے عملاً تین شعبوں پر محیط ہیں! ۱) غالبیات ۲) اسلامیات ۳) اذکار و احوال ...(اب برادرم مشفق خواجہ صاحب کا زبانی اشاریہ کام آتا ہے جو بوقت تحریر ان سے فون پر حاصل کیا ہے)

ان کی ایک کتاب "اسلام اور عورت" ہے... اسلام میں عورت کا مقام جس تفصیل و دلیل کے ساتھ مالک رام صاحب نے متعین کیا ہے وہ پاک و ہند کے کم مصنفین کر سکے ہیں اس کے ترجمے عربی میں ہو کر دنیائے عرب میں عام ہوئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی بیشتر تصانیف کو ایڈٹ کیا ترجمان القرآن مع حواشی چار جلدوں میں ۱) "غبار خاطر" کو بھی ایڈٹ کیا۔ حواشی کے ساتھ۔ اس طرح کہ مولانا جابجا اعلیٰ درجے کے شعر نقل کرتے تھے مگر شاعر کا نام نہیں لکھتے تھے۔ مالک رام صاحب نے ان شعرا کے نام درج کئے اور ان کتابوں کے حوالے بھی دیئے جن کا ذکر مولانا کی اس کتاب میں آیا ہے (ہمارے ہاں مولانا ابوالکلام آزاد پر سب سے جامع اور بہت خوبصورت کام مولانا ابوسلمان شاہجہانپوری کا کہا جاتا ہے) خطوط ابوالکلام دو جلدوں میں ایڈٹ کئے (ایک جلد چھپ گئی ہے) غالب کے منہ بولے بیٹے زین العابدین خان عارف کی بہو نواب بگا بیگم بنت نواب ضیاء الدین خان نیر درخشاں اور زوجہ باقر علی خان کامل) پر ایک خصوصی مقالہ لکھا جو ابھی چھپا نہیں ہے وہ رشتے میں میرے والد کی پھوپھی تھیں غالب انہیں خود بیاہ کر لائے تھے۔ بڑی عمر پائی ۱۹۴۵ء میں انتقال کیا۔ میں نے انہیں خوب دیکھا ہے جب ان کا احوال لکھ رہے تھے چند باتیں مجھ سے بھی پوچھیں۔ معلوم نہیں اس مقالے میں میرے بیانات کا حوالہ کتنا ہے لیکن یقیناً وہ غالبیات... احوال... میں ایک بہت دلچسپ اضافہ ہو گا۔ (اس سے پہلے صرف پروفیسر حمید احمد خان مرحوم سابق شیخ الجامعہ جامعہ پنجاب نے ان پر بھرپور طریقے سے لکھا ہے) غالب کے خطوط مرتبہ ڈاکٹر خلیق انجم مقدمے میں کچھ ذکر میں نے کر رکھا ہے) بہت سے "تقریباً ساٹھ ستر دیگر مقالے بھی غیر مطبوعہ ہیں۔ لیکن ابھی تو ہم نے مطبوعہ کی گنتی شروع کی ہے...

۴) "نثر ابوالکلام آزاد" مولانا کی بہترین تحریروں کا انتخاب ۵) تذکرۃ المعاصرین ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۷ء تک انتقال کرنے والے معاصرین کا احوال، ۶) تذکرہ ماہ و سال... جتنے ادیبوں کا سال پیدائش سال وفات مل سکا "دے صورتیں الٰہی" یہ پرانے شعراء ادبا کے خاکے ہیں ۸) قانون حمورابی اور بابلی تہذیب و تمدن... یہ ایک سلسلہ مضامین کا مجموعہ ہے تبھی، تقسیم سے بہت پہلے، بابائے اردو نے ایک جریدہ "تاریخ و سیاسیات" شروع کیا تھا۔ ان کی تحریر پر مالک رام صاحب نے بھی یہ موضوع لیا اور خوب تحقیق کی۔ ایک وقت یہ مضامین انہیں بھی دستیاب نہ تھے۔ مشفق خواجہ صاحب کے پاس موجود... انہوں نے فوٹو اسٹیٹ کروا کے بھیج دیئے۔ کتاب بن گئے۔ بقول مالک رام صاحب "ملا کی دوڑ مسجد تک، پاکستان میں میری مسجد تو مشفق خواجہ ہے" یہ ان کی آخری کتاب ہے۔

ایک کتاب کا نام "اسلامیات" میں نے نہیں دیکھی۔ مشفق خواجہ صاحب بتاتے ہیں کہ مقالوں کا مجموعہ ہے اور مقدمے میں مولانا عبدالماجد دریابادی کہتے ہیں کہ (خاکم بدہن) "مصنف (کا علم) تبصرہ نگار (مولانا مرحوم) کے علم سے زیادہ..."

یہ ہمیشہ ایک معمہ رہا کہ مالک رام صاحب کو اسلام سے اتنا شغف کیوں تھا۔ ان کی زندگی میں شبہ یہ کیا جاتا تھا کہ دل سے مسلمان ہیں۔ بھارتی حالات کے سبب کھل کر ظاہر نہیں کرتے۔ ایک افواہ یہ تھی کہ قادیانی ہیں اس لئے ظاہر نہیں کرتے حالانکہ قادیانی چند برس سے پاکستان میں تو "احتیاط" کر سکتے ہیں بھارت میں کریں بھی تو کیوں کریں.....

بہرحال مسلمان مانے جانے کے لئے اعلان اسلام ضروری کہا جاتا ہے وہ انہوں نے نہیں کیا۔ میں نے ان چند ملاقاتوں کے بعد ایک مرتبہ ادباً پوچھا تو ٹال گئے.... اب جاننا چاہا کہ آخری مراسم کیسے ادا ہوئے تو بتایا گیا کہ ارتھی جلائی گئی....

مگر علمی ادبی خدمات کے حوالے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا تھا اور کیا ظاہر کرتا تھا۔ پنڈت دیا شنکر نسیم، پنڈت برج نرائن چکبست پنڈت رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری پنڈت آنند نرائن ملا... پنڈت وتاتریہ کیفی، کے بغیر اردو تاریخ تحقیق و ادب بالکل نامکمل... مالک رام صاحب ایک بڑے اردو ادیب تھے اور ان سے ہمارا یہی حوالہ بنتا ہے۔ پنڈت آنند نرائن ملا کو اللہ ابھی اور بہت دن زندہ رکھے (بچاسی برس سے زیادہ کے ہو گئے ہیں پانچویں دہائی میں جب بھارت میں اینٹی مہم زوروں پر تھی انہوں نے کھلا بیان دیا کہ مذہب چھوڑ دوں گا اردو کو نہیں چھوڑوں گا) مالک رام صاحب کا کام غالبیات پر ہی اتنا ہے کہ ایک علیحدہ کتاب کا تقاضا کرتا ہے۔ غالب، ذکر غالب، گفتار غالب، افسانہ غالب، دیوان غالب کا مالک رام ایڈیشن سبد چین کا مالک رام ایڈیشن (گو سبد چین فارسی کی کتاب ہے) ان پر ان کی زندگی میں ہی گلدستے آئے۔ انجمن ترقی اردو ہند کے صدر رہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بورڈ آف گورنرز پر اعزازی کام کیا۔ کئی اردو بورڈوں کے رکن، ساہتیہ اکادمی ہند کے بڑے موثر عہدیدار... ایک بڑی وقیع، پھیلی ہوئی اور روشن شخصیت... بھارت میں اردو کے بدترین دور ابتلا سمیت شروع سے اب تک ایک بڑے جواں مرد مبلغ و محافظ اردو... انجمن ترقی اردو پاکستان ہفتہ ۲۹ مئی کو نیپا آڈیٹوریم میں انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک جلسہ کر رہی ہے مگر ان کا حق یوں ادا نہ ہو گا۔ ضرورت ہے کہ ان پر کوئی پاکستانی محقق ایک بھرپور کتاب لکھے۔ فی الوقت بھارت میں ہر مذہب کے تمام اردو دوستوں کو یہ پیغام پہنچے کہ پاکستان میں اپنی قومی زبان اور پاک بھارت میں رابطے کی سب سے بڑی زبان کے خادم و محسن کو پورے احترام اور محبت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ اس اظہاریے میں ان کی دل آویز اور جامع کمالات شخصیت کا احاطہ ممکن نہیں۔ جیا تو ان کا خاکہ لکھونگا۔

(روزنامہ جنگ لاہور یکم جون ۱۹۹۳ء ص۱۲)

آپ کا خط ملا

مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ

ناصر آباد۔ ربوہ سے لکھتی ہیں:

الفضل میں نت نئی غزل پڑھ کر آپ پر رشک آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے آپ کے اندر شاعری کا سمندر موجزن ہے اگر سمندر میں سے ایک قطرہ نکل جائے تو سمندر پر بھلا کیا اثر پڑتا ہے۔ ۱۶ جون کے الفضل میں آپ کی غزل جس کا ایک مصرعہ ہے

؎ رہ روکنے والو مجھے زنجیر کا انعام دو

پڑھ کر ایک ٹوٹا پھوٹا شعر دماغ میں آیا

؎ لیکر سمندر شاعری کا اتنے دریا دل بنو
ہم پیاسوں کو بھی بھر بھر جام دو۔

میرے دماغ میں جتنے خیالات ہوتے ہیں ان کو سپرد قلم کرنے سے قاصر ہوں۔ کاش میرے قلم میں خیالات کے مطابق طاقت ہوتی۔

اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ دولہا دولہن اکٹھے دہلیز پر پاؤں رکھیں اور بیک وقت گھر میں داخل ہوں۔ یہ بات آپ نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی خود ۵۵ سال سے اس کی برکات حاصل کر رہے ہیں اور دوسروں کو ان برکات سے محروم رکھا۔

۱۶ جون کے الفضل میں آپ نے دو رنگی چڑیوں کا لکھا ہے آپ ایسے ہی نظریں چرا کے اتارتے رہے۔ اگر آپ کی جگہ میں ہوتی تو کہتی کہ اس طرح کا ایک اور جوڑا میں کل کے لئے گھر رکھ آئی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفیر احمد قریشی

ہائیکنگ دلکش تفریح

چھبیس ہزار فٹ سے زائد کی بلندی پر جہاں چاروں طرف سربفلک پہاڑ ہوں۔ حد نظر تک آبادی کا نام ونشان نہ ہو۔ درجہ حرارت دن کے وقت صفر تک پہنچ جائے اور جونہی شام ڈھلے وہ صفر سے بیس تیس درجے نیچے جا کر دم لے۔ دن کو ننگی آنکھوں سے پل بھر کے لئے دھوپ میں دیکھیں تو عارضی طور پر اندھا ہو جائیں، برفباری اور طوفان کا سلسلہ شروع ہو جائے تو زمین دوز ٹھکانوں میں کئی دن مقید ہو کر رہ جائیں۔ برف پگھلا کر شربت یا چائے کے لئے پانی درکار ہو تو اس عمل میں ڈھیر سارا وقت لگ جائے۔ تازہ سالن اور چپاتی کئی دن میسر نہ آئے۔ جسم وجان کو قدرتی حادثات سے بچا کر رکھنے میں پوری قوت صرف ہو جائے۔ ان حالات میں ان پہاڑوں کو اپنے پاؤں تلے زیر کرنے کو کوہ پیمائی کہتے ہیں۔

پاکستان کے بلند و بالا اور باوقار پہاڑ وطن عزیز کا اہم اور بڑا قیمتی خزانہ ہیں۔ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے یہ پہریدار نہ صرف حفاظت پر مامور ہیں بلکہ اپنے شکم میں معدنیات کے خزانے محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ ان پہاڑوں کی کوکھ سے جنم لیتے ہوئے گلیشیئر، ندی نالوں اور دریاؤں کے ذریعے ہمارے کھیتوں کو سیراب اور معیشت کے استحکام میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان دلکش و دلفریب پہاڑوں کا نزدیک سے مطالعہ کرنے اور ان کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کی غرض سے نڈر اور جوان ہمت مرد اور خواتین مدتوں سے مہم جوئی میں مصروف ہیں۔ اور نہ جانے کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

حکمِ حاکم سے ایستادہ و مستعد سربفلک سفید پوش پہاڑ ہماری بیش بہا متاع عزیز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ہم وطنوں کو دعوتِ عام دے رہے ہیں کہ۔

اے ستاروں پر کمندیں ڈالنے والو! آؤ اور سربفلک سفید پوش پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی اپنے قدم ڈالو تو تب تمہیں پہاڑوں کے دامن میں پہنچ کر اپنی کم مائیگی اور قدرت کی اس خوبصورت اور حسین ترین تخلیق کی عظمت کا احساس ہوگا۔ یہ پہاڑ جہاں اشرف المخلوقات کو دعوتِ شوق و عمل دیتے ہیں۔ وہاں تجسس اور تحقیق کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔ اگر یہ بلند و بالا پہاڑ ہمت و استقلال کے پیکر ہیں تو وہ اس بات کے بھی منتظر ہیں کہ عزت و احترام اور اخلاق کے ساتھ ان سے پیش آؤ تو وہ اپنے سربستہ رازوں کو وا کریں۔ اور اگر ضابطہ اخلاق سے روگردانی کی تو محاسبے میں دیر نہیں لگے گی۔

پاکستان میں پہاڑوں کی کمی نہیں نوجوانوں کو پہاڑوں سے متعارف کروانا کوہ پیمائی میں ان کی دلچسپی پیدا کرنا اور اس تفریح میں حصہ لینے کی سہولتیں بہم پہنچانا، ان کے متعلق ضروری معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ آیا ان پہاڑوں پر چڑھنے والے باہمت نوجوان بھی موجود ہیں یا نہیں۔ جو اس کھیل میں شوق سے حصہ لیں اور تخلیق کائنات کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے پر اپنے اوقات صرف کریں۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہمارے نوجوانوں کے فاضل وقت کا سب سے بہتر مصرف شاید نہ ہو کہ وہ کوہ نوردی اور کوہ پیمائی میں دلچسپی لیں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے جو اپنے فاضل اوقات ہائیکنگ اور ٹریکنگ پر خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ ایک کلب گذشتہ دو سال سے منظم طریقہ سے شمالی علاقہ جات اور دیگر خوبصورت جگہوں پر بھیجنے کا اہتمام بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ طالب علموں کو ذہنی اور جسمانی نشوونما کی خاطر صاف ستھرا اور صحت مند ماحول پیدا کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس سے بہتر طریقہ شاید نہ ہوگا۔ جو صرف شہروں کی آلودگیوں سے ہی دور نہیں لے جاتا بلکہ قدرت کی پاکیزہ رنگینیوں سے فاضل وقت میں فیضیاب کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

کوہ پیمائی اور ٹریکنگ لازم و ملزوم ہیں۔ آج کا کوہ پیما کل ٹریکنگ کرنے لگے گا اور آج ٹریکنگ کرنے والا کل کوہ پیما بن سکتا ہے۔ چنانچہ یہ ضروری نہیں کہ کوہ پیمائی سے ہی آغاز کیا جائے بلکہ زیادہ مناسب ہوگا کہ ہمارے نوجوان گروپ کی شکل میں دس پندرہ دن کے لئے شمالی علاقوں یا ملک کے دوسرے خوبصورت علاقوں میں ٹریکنگ پر نکلیں۔ اپنے ملک کے دلآویز کونے جو آج تک ان کی نظروں سے اوجھل رہے ہیں انہیں دیکھیں صاف ستھری فضا میں پیدل چلنے سے ان کی صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ جسم میں مزید توانائی آجائے گی۔

گرمیوں کے موسم میں پہاڑوں کی طرف جانے کا اتفاق ہو تو گلیشئر اپنے اصلی رنگ وروپ میں نظر آئیں گے۔ میلی کچیلی چٹانیں اور پتھروں کے بکھرے ہوئے ڈھیر، مٹی کے تودے چھوٹی بڑی جھیلیں۔ کھردری سطح، منہ کھولے۔ ٹھنڈے شگاف اور سینکڑوں فٹ گہری خندقیں، اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ چند ایک ایسی چیزیں اپنے ساتھ رکھی جائیں جو موقعہ کی مناسبت سے کام آسکیں۔ اس سلسلہ میں ڈائریکٹر کلب سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ہائیکنگ یا ٹریکنگ میں استعمال ہونے والا بیشتر سامان کلب کے پاس موجود ہے مثلاً ٹینٹ۔ ریک سیک، سلیپنگ بیگ، میٹرس خوراک اور کھانے پکانے کا جملہ سامان مہیا کرتا راستے کے نقشے، روانگی سے قبل ہائیکنگ سے متعلق ویڈیو فلم بھی دکھائی جاتی ہے۔ اسی طرح ہر گروپ کے ساتھ ایک لیڈر کلب کی طرف سے ساتھ جاتا ہے جو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کا اہل ہوتا ہے۔

کلب کے زیر انتظام ہائیکنگ کے لئے جو ٹریک رکھے گئے ہیں ان کی تفصیل اخبار الفضل مورخہ ۲۰ مئی میں شائع ہو چکی ہے۔ اگر کسی کو مطلوبہ اخبار نہ مل سکے تو وہ مرکز سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

پہاڑی علاقوں میں سیاحت کی غرض سے کوہ نوردی مقصود ہو تو اس کے لئے کچھ بنیادی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے تاکہ بلندی پر جا کر تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے لئے کلب بڑی محنت اور تگ ودو کے بعد بہت سی مفید معلومات حاصل کر کے اس کے لئے کلب بڑی محنت اور تگ ودو کے بعد بہت سی مفید معلومات حاصل کر کے اس کے مطابق حاصل کر کے اس کے مطابق انتظام کرتا ہے اور سامان مہیا کرتا ہے۔

ہائیکنگ کا کھیل ایسا ہے جس میں ڈھول پیٹ کر اور شہنائیاں بجا کر لوگوں کو متوجہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے نوجوانوں کو دلکش و دلفریب قدرتی مناظر اور خوبصورت مقامات سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہائیکنگ اور ٹریکنگ کرنے کے پروگرام ضرور مرتب کرتے چاہئیں۔ اور ان سہولیات سے فائدہ اٹھانے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیئے۔

> تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

منہ سے تم لاکھ کرو عشق کے دعوے ہمدم
عشق ہے دل میں تو چہرے پہ فروزاں ہوگا

منزلِ عشق پہ پہنچو گے تو ہوگا معلوم
منتظر تیرا وہاں تیرا وہ جاناں ہوگا

اپنے محبوب کے پتھر کو بھی گل ہی جانو
عشقِ صادق بھی ترا پھر ہی تو تاباں ہوگا

یار سے ملنے کی گر آگ ہے دل میں موجود
کیوں نہ پھر تیری ملاقات کا ساماں ہوگا

اپنے محبوب کی یادوں میں حزیں ہے مومن
میرا دل بھی تو کبھی شاداں و فرحاں ہوگا

خواجہ عبد المومن مومن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ محمد ناصر احمد

محترم ماسٹر امیر عالم صاحب

"ناصر بیٹا ڈیوٹی پر جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔" یہ وہ آخری الفاظ ہیں جو میرے والد محترم ماسٹر امیر عالم صاحب نے ۱۶ دسمبر ۱۹۸۵ء کی صبح مجھ سے کہے میرے ڈیوٹی پر جانے کے کچھ ہی دیر کے بعد والد محترم کی وفات کی اطلاع مجھے ملی۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

میں نے اپنے والدِ محترم کو علم دوست انسان پایا۔ وہ اعلیٰ پائے کے علمی مضامین لکھتے جو کبھی الفضل اور کبھی ہفت روزہ لاہور کی زینت بنتے۔ تمام دن قرآن مجید کھلا رہتا تھا آیات پر بہت غور کرتے تھے اور ایک ایسا مضمونِ تحریر کرتے تھے جو شروع سے آخر تک نئی جدت و نئی طرز کا ہوتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے آپ کے مضامین "تخلیق کائنات و تخلیق آدم" کو خلافت لائبریری میں رکھنے کا آرڈر دیا۔ میں نے والدِ محترم کی وفات کی خبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو لندن دی۔ آپ نے اپنے تعزیتی جواب میں لکھا ... "کو علم کی جستجو بہت تھی۔ نئے نئے نکات تلاش کرتے تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے"

والد صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ امیر عالم "ماسٹر" ہو گیا۔ اور پھر ماسٹر امیر عالم کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ہندوستان سے آنے کے بعد آپ نے چند دیگر احباب کے ساتھ مل کر لیہ میں ایک سکول قائم کیا جو اب بھی بفضلِ خدا قائم ہے۔ سکول قائم ہونے کے کچھ ہی عرصہ کے بعد والد صاحب کو سکول سے نکال دیا گیا۔ پنشن یہ کہہ کر روک دی گئی کہ امیر عالم صرف بی اے ہے بی ٹی نہیں۔ ابو اپنی تمام زندگی پنشن کے مقدمات لڑتے رہے۔ میں نے والد محترم کو کہا کہ پنشن تو نہیں ملی۔ اب ہر ماہ میں آپ کو پنشن دیا کروں گا۔ خوش ہوئے اور میں نے ۱۰۰ روپے والد صاحب کے کوٹ میں ڈال دیئے۔ وفات والے دن مجھے کہا کہ ۱۰۰ روپے نکال لو۔

ابو نے اپنی تمام زندگی غربت میں گزاری لیکن مجھے آج تک ان کا کوئی ایک جملہ بھی یاد نہیں جس میں انہوں نے ناشکری کا اظہار کیا ہو۔ چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر کوئی شخص یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ مالی لحاظ سے پریشان آدمی ہے۔

میری بڑی بہن کی بیماری میں والد صاحب اس کا اچھا علاج نہ کروا سکے۔ بہن فوت ہو گئی۔ فوراً بعد ابو کو کہیں سے پیسے ملے کہنے لگے چندہ دے دو۔

ایک مرتبہ مجھے کہا "بانی سلسلہ نے درثمین میں بہت ہی اچھے اشعار کہے ہیں۔ یہ اردو میں ہیں پڑھ لینا۔ ایک فارسی شعر ہے وہ یاد کر لو اور تمام زندگی عمل کرنا۔ میں نے اس شعر کے بارے میں پوچھا، کہنے لگے

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ابو کو سچ سے بڑی محبت اور جھوٹ سے بڑی نفرت تھی۔ لیہ میں ایک صاحب نے جو ہماری گلی میں رہتے تھے۔ والد صاحب پر ایک جھوٹا الزام لگا کر تھانے دار کے ذریعے تھانے میں بلوایا۔ الزام بہت مضبوط تھا کیونکہ ایک صاحب والد صاحب کے خلاف شہادت دینے کے لئے راضی ہو گئے اور تھانیدار کے پاس چلے گئے۔ جب والد محترم تھانے جانے لگے تب میں بھی آپ کی انگلی پکڑ کر ساتھ ہو لیا۔ ابو جیسے ہی تھانیدار کے کمرہ میں داخل ہوئے وہ شخص وہاں بیٹھا تھا۔ دیکھتے ہی کہنے لگا۔ مجھے اس کے خلاف گواہی دینی ہے۔ ہرگز نہیں ماسٹر امیر عالم ایسا نہیں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی"۔ یہ کہہ کر وہ فوراً تھانیدار کے کمرہ سے باہر نکل آیا اور ہمیں بھی چھٹی مل گئی۔

ایک بار احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کو مار بھی پڑی۔

اگر میرا کبھی کوئی دوست ملنے آتا اور میں والد محترم سے یہ کہہ دیتا کہ اسے کہہ دیں کہ میں گھر پر نہیں ہوں تو وہ ایسا کہنے سے انکار کر دیتے۔

مضامین لکھنا ابو کا روزانہ کا عمل تھا۔ جو کتاب پڑھتے ساتھ ہی ساتھ نوٹ بھی تحریر کرتے جاتے۔ حضرت بانی سلسلہ، حضرت امام جماعت الثانی کو خواب میں دیکھنے کا اکثر سناتے اور آپ کی نوٹ بک میں یہ تحریر ہے۔

آپ نے ۲۵ جون ۸۴ء کو لکھا "۱۹۸۶ء کو عمر کا آخری سال سمجھتا ہوں" آپ کی وفات ۱۶ دسمبر ۱۹۸۵ء کو ہوئی۔

ابو نے اپنی تمام زندگی شکر کے ساتھ گزاری، ناشکری کی لعنت سے ہمیشہ بچے رہے۔ اللہ کا شکر کیا اور وہ بھی زندگی کے ہر معاملہ میں۔

ابو اپنی زندگی میں اور وفات کے بعد جو تحریریں چھوڑ گئے ہیں ان میں مجھے بھی وصیت کی ہے کہ امامت سے رابطہ رکھنا والدہ کی خدمت کرنا۔ چندوں میں سستی نہ کرنا۔

میں اپنے پیارے احمدی بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں سے یہ مؤدبانہ التجا کرتا ہوں کہ خصوصی طور پر یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے محترم والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مجھے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی اور ان کا نام روشن کرنے کی صحیح معنوں میں توفیق عطا کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میرا انجام بخیر ہو۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

بوسنیا۔ محفوظ علاقے

بتایا گیا ہے کہ بوسنیا میں جو محفوظ علاقے قائم کئے گئے ہیں ان کی باقاعدہ حفاظت کے لئے اقوام متحدہ کو فوجی دستے حاصل کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ ایسا کرنے کیلئے کم از کم تین ماہ کا مزید عرصہ درکار ہو گا تاکہ ان حفاظتی مقامات کی حفاظت کے لئے مطلوبہ فوجی دستے حاصل کئے جا سکیں۔ یہ چھ مقامات ہیں جو امریکہ اور سیکورٹی کونسل نے مل کر قائم کئے ہیں تاکہ اس علاقے میں جو قومی جنگ جاری ہے اور جسے شروع ہوئے ۱۴ مہینے ہو گئے ہیں اسے ختم کروایا جا سکے۔

سیکورٹی کونسل نے گذشتہ روز یہ فیصلہ کیا تھا کہ بوسنیا میں مزید فوجی دستے حفاظتی انتظامات کے ماتحت بھیجے جائیں گے جہاں تک سربوں کا تعلق ہے وہ ان علاقوں میں سے بعض مقامات پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بلکہ بعض حملے اتنے شدید ہوتے ہیں کہ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ بوسنیا کے لوگوں کو خاص طور پر سزا دینے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ امریکہ اور اسکے اتحادی یعنی فرانس برطانیہ سپین اور روس نے کہا ہے کہ سیکورٹی کونسل کے گذشتہ روز کے ریزولیوشن کے مطابق پہلی دفعہ انہیں اس بات کی اجازت ملی ہے کہ فضاء سے زمین پر مار کر سکیں۔ سرب فوجی دستوں نے اقوام متحدہ کے دستوں پر بھی حملے کئے۔ وہ اس بات سے ناراض ہیں کہ بوسنیا میں حفاظتی مقامات کیوں قائم کئے گئے ہیں۔ اور ان مقامات کی باقاعدہ حفاظت کے لئے فوجی دستے کیوں بھیجے جا رہے ہیں۔ اب فوجی دستے بھیجنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اسکے متعلق یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگست یا ستمبر تک حالات میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ امن قائم کرنے کے لئے جو فوجی دستے وہاں موجود ہیں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ کسی بھی میدان میں اسطرح فوجیں بھیجنے کے لئے کم از کم تین ماہ لگا کرتے ہیں۔ اور جسطرح سرب اور کروٹ بوسنیا پر حملے کر رہے ہیں۔ تین ماہ کا عرصہ اتنا لمبا ہے کہ اس وقت تک خاصی زیادہ بربادی ہو چکی ہو گی۔

بتایا گیا ہے کہ کئی مسلمان ممالک نے جن میں پاکستان اور ٹیونس شامل ہیں۔ پیشکش کی ہے کہ بوسنیا کے لئے فوجی دستے بھیجنے کو تیار ہیں۔ لیکن ان دستوں کو خصوصی تربیت کی ضرورت ہے اور انہیں وہاں پہنچانے کیلئے سازوسامان بھی موجود نہیں ہے۔ اور جس سامان کی انہیں ضرورت ہے۔ وہ انہیں مہیا کرنے کے لئے اقوام متحدہ کو دوسرے ممالک کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے گا۔

بقیہ: صد ۳

توجہ دلانا مقصود ہے۔ خاص طور پر ان کشمیریوں کی طرف جو حراست کے دوران غائب کر دئیے گئے۔ اس موقعہ پر لندن میں ایک دستاویز بھی تقسیم کئے لئے پیش کی جائے گی۔ جس میں ان لوگوں کی تفاصیل پیش کی جائیں گی جنہیں حراست میں لینے کے بعد لاپتہ قرار دے دیا گیا۔

اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اپنے آپکو ذلیل اور حقیر سمجھو اور ہمیشہ ڈرتے رہو کہ کہیں تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ نہ ٹھہریں اور وہ اس کے حضور قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صد ۲

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے خیال کیا کہ ان کی اس بات کا سخت مخالفانہ ردّعمل ہوگا۔ مگر مجھے حیرانی ہوئی۔ کہ سب سامعین نے تائید میں سر ہلائے۔ حضور ایدہ اللہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ اب تو صورتِ حال اتنی بگڑ گئی ہے۔ کہ اب دس سال کی بات نہیں رہی اب تو ٹھیکے پر لینا پڑا تو بیس تیس سال سے کم عرصہ کے لئے نہیں لیا جا سکے گا۔ اور ہم اس کے بدلے میں اپنے وطن والوں سے کچھ لیں گے نہیں۔ انہیں کچھ دیں گے۔ صرف یہ چاہیں گے کہ ہم جو نیک کام ان کو بتائیں وہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ٹھیکے پر لینے کی ان باتوں کو چھوڑیں۔ ہمیشہ کے لئے ان کو اپنا لیں۔ ایک ہی انقلاب ہے جو ملک کی حالت بدل سکتا ہے۔ اور وہ ہے احمدیت کے حقیقی مزاج کا انقلاب۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۲۴ میں مرزا عدیل احمد ولد صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا عدیل احمد ۳/۲A دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوبیدار عبدالمنان دہلوی وصیت نمبر ۵۳۷۲

مسل نمبر ۲۸۹۲۵ میں مرزا تقی الدین احمد ولد صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۷½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا تقی الدین احمد ۳-A/۲ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر۲ صوبیدار عبدالمنان دہلوی وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۹۲۶ میں نصرت افتخار الٰہی زوجہ افتخار احمد الٰہی قوم جٹ الٰہی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار ابراہیم گل روڈ سول لائن گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۱۹ تولہ مالیتی ۵۷۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصرت افتخار الٰہی زوجہ افتخار احمد الٰہی گلزار ابراہیم گل روڈ سول لائن گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد الامین ربانی مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ جاوید اقبال انجم وصیت نمبر ۲۶۰۲۱۔

مسل نمبر ۲۸۹۲۷ میں نذیر بیگم زوجہ خادم حسین صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ پور کالونی راجن پور ضلع راجن پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین زرعی برقبہ ایک ایکڑ واقع فاضل پور بے چراغ ضلع راجن پور مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے (۲) مکان رہائشی برقبہ ۵ مرلہ واقع بستی شاہ محمد ضلع راجن پور مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے۔ (۴) پنکھا پیڈسٹل پرانا مالیتی ۶۰۰/- روپے۔ (۵) ایک راس بکری مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نذیر بیگم زوجہ خادم حسین شاہ پور کالونی راجن پور۔ گواہ شد نمبر۱۔ میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری لئیق احمد دکاندار راجن پور۔

مسل نمبر ۲۸۹۲۸ میں عبدالحنان طاہر ولد عبدالمنان طاہر قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی سے ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحنان طاہر اپر پلیٹ نزد فارسٹ سکول مظفر آباد آزاد کشمیر۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالمنان طاہر والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر احمد طارق وصیت نمبر ۱۸۳۴۸۔

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۷۔ جون۔ گذشتہ شام آندھی آئی جس سے موسم مزید بہتر ہو گیا۔

○ لاہور ہائیکورٹ کو حکومت پنجاب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ اجلاس ۳۰ جون سے قبل بلایا جائے گا۔ عدالت نے کہا کہ اجلاس کی تاریخ بتائی جائے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے سیکرٹری اسمبلی کو پیش کرنے کے لئے ایک دن کی مزید مہلت دے دی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم مرکز کے خلاف محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ پنجاب حکومت کے خلاف اعصاب شکن پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کے بھوکے سازشی عناصر کا تماشہ بہت جلد پوری قوم دیکھے گی۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے گورنر پنجاب کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ اراکین پنجاب اسمبلی کی درخواست پر اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کریں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق نواز شریف حکومت نے ان اطلاعات کا خیر مقدم کیا ہے جس کے تحت صدر مملکت آئین کی آٹھویں ترمیم کے بارے میں ریفرنڈم کروائیں گے۔ مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس سے پتہ چل جائے گا کہ عوام اس ترمیم کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔

○ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے جھنگ صدر میں صبح دس بجے سے رات آٹھ بجے تک کرفیو نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیر خزانہ نے یقین دلایا ہے کہ بجٹ کے تحت ہر تین ماہ بعد قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔

○ سپیکر قومی اسمبلی نے آئینی ترامیم کا جائزہ لینے کے لئے خصوصی کمیٹی کی تشکیل نو کی ہے جس میں پی ڈی اے کے مجوزہ اراکین کو شامل کرنے کے علاوہ دیگر سیاسی گروپوں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے سپیکر نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی اپنی رپورٹ ۱۵۔ جولائی کو پیش کر دے گی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے آئندہ صدارتی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے اعلان کیا ہے اس میں شامل تمام پارٹیاں صرف ایک ہی نکتے پر متفق ہیں کہ فوری طور پر قومی حکومت قائم کر کے عام انتخابات کرائے جائیں۔ اے پی سی نے حکومت سے مذاکرات ختم کرنے کا بھی اعلان کیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے دو گھنٹے تک وزیر اعظم سے تنہائی میں ملاقات کی اور ملک کی داخلی صورتحال کے ان تمام پہلوؤں پر بات چیت کی۔ جس کے بارے میں فوج کو تشویش ہے۔

○ عاشورہ پر امن وامان بحال رکھنے کے لئے کئی شہروں میں فوج تعینات کر دی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میں صدر سے ملاقات میں آئین اور قانون کی خلاف ورزیوں کے خاتمے کے لئے بات چیت کروں گا۔ انہوں نے ۲۶ جون کو لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تیس جون میں تین دن باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن پنجاب حکومت کا بجٹ پیش نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے مفادات مجھے اپنی جان سے عزیز ہیں۔ ان کے لئے جہاں بھی جانا پڑا جاؤں گا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلانے سے پھر انکار کر دیا ہے۔ اجلاس طلب کرنے کی ریکوزیشن کے جواب میں سپیکر نے کہا کہ یہ ریکوزیشن ۱۲ جون کی رولنگ کے تحت نمٹا دی گئی ہے۔ رولنگ میں سپیکر نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ عدالت عالیہ کے عبوری حکم میں اسمبلی توڑنے کے بارے میں صرف گورنر پنجاب کا حکم معطل کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی ایڈوائس نہیں اس لئے اسمبلی خود بخود ٹوٹ چکی ہے۔ مسٹر پرویز الٰہی کے وکیل نے عدالت عالیہ کو لیٹر دکھاتے ہوئے کہا کہ سپیکر اسمبلی کا اجلاس بلانے سے انکار کر کے پھر توہین عدالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ آپ نئی درخواست دیں۔

○ سپریم کورٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف درخواست کی سماعت کو کسی اور ہائیکورٹ میں منتقل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

○ وزارت داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری نے قومی اسمبلی میں بیان دیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اراکین گرفتاریوں کے ڈر سے اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ یہ اراکین اپنی مرضی سے اور اپنے خرچے پر قیام کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے سپیکر نے فیصلہ دیا ہے کہ قومی اسمبلی ۲۷۔ جون کو پنجاب کے مسئلے پر بحث کرے گی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے مشیر سردار حسن اختر موکل مستعفی ہو کر پرویز الٰہی گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر وٹو نے اسمبلی توڑ کر انہیں تاریخی دھوکہ دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت نہیں کرے گی۔

○ قومی اسمبلی میں بتایا گیا ہے کہ حکومت فی الحال پی آئی اے کو نجی شعبہ کے حوالے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

لندن کیلئے ارزاں ٹکٹوں اور آرام دہ سفر کیلئے اب ربوہ میں ٹکٹنگ کی خدمات موجود

تمام ایئر لائنز کی بکنگ کیلئے تشریف لائیں

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

بے اولاد — NASIR ناصر — ادویہ

مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
نوجوانوں کے خاص امراض اور نفسیاتی بیماریاں
تبخیر معدہ، خونی و بادی بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل کا شافی علاج

۱۔ حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام -/۲۰، ۶۰ گرام -/۶۰
۲۔ اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/۱۵۰
۳۔ زد جام عشق خاص -/۵۰۰
۴۔ روشن کاجل -/۵
۵۔ سرمہ جواہر -/۵
۶۔ تریاق معدہ -/۱۰، -/۲۰

بیرونجات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں
مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے سوالنامہ (تشخیص و تجویز) خط لکھ کر طلب کریں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون نمبر: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۰۴۵۲۴

پتہ